بیان: حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم تلخیص وترتیب: جام ریاض احمد

مجلس ذکر، منعقدہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

نفس......شیطان کا معاون

الحمد للہ وحدہ' والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء و خاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً

''بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کی ان سے پوچھ ہوگی''۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا اور جو کتاب نازل فرمائی۔ اس کا مقصد بھی ہدایت تھا۔ نبی ﷺ کو ہادی بنا کر بھیجا اور ہدایت کے معنی بھی ساتھ عطا فرمائے۔ تاکہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتائیں اور انہیں صراط مستقیم پر چلائیں۔ قیامت کے دن انسان سے تین چیزوں (کان، آنکھ اور دل) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ظاہر طور پر ہدایت حاصل کرنے کے یہی تین طریقے ہیں۔ انسان کان کے ذریعے بھی ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔ مشاہدے کے ذریعے ہدایت حاصل کرتا ہے۔ قلبی کیفیات کو مجتمع کرنے سے ہدایت حاصل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک چوتھی چیز عقل ہے۔ اگر آدمی فاطر العقل نہ ہو تو پھر یہ تینوں چیزیں کام آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مسئولیت کا اس لیے ذکر کیا ہے کہ بنیادی مرکز یہی تین چیزیں ہیں۔ باقی سارا جسم ان کے تابع ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے تمام بچے اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں۔ علماء نے یہ لکھا ہے کہ جو کافروں کے بچے ہیں، ان کا کیا قصور؟ اُن پر تو شریعت لاگو ہوئی نہیں، وہ کس زمرے میں آئیں گے؟ بعض نے لکھا ہے کہ جس طرف ان کے ماں باپ گئے ہیں، وہ بھی اسی طرف جائیں گے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں وہ خدام اہل جنت ہوں گے۔ اللہ پاک انہیں جنتیوں کا خادم بنائے گا اور بعض کی رائے یہ ہے کہ اللہ کے علم میں ہے کہ وہ کیا معاملہ فرمائیں گے؟

حضور اقدس کا ارشاد گرامی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جوامع الکلم بنایا ہے کہ ایک بات کہتا ہوں، اس کے معنی بہت گہرے ہوتے ہیں۔ ڈوبتے جاؤ، موتی چنتے جاؤ''۔ ایک اور موقع پر فرمایا ''تمام انسانوں کی اولاد دین کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔ بگڑتی کیوں ہے؟ اس کی آپ نے خود تشریح فرمادی کہ ان کے ماں باپ ان کو یہودی، مجوسی اور نصرانی بناتے ہیں۔ جس ماحول میں بچہ پیدا ہوتا ہے، وہی ماحول اس پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن انبیاء کرام علیہم السلام کو ماحول متاثر نہیں کرتا۔ انبیاء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء کی تربیت کا تعلق براہ راست اللہ رب العزت کے تصرفات سے ہے۔ جس قسم کا ماحول آدمی کو میسر ہوتا ہے اسی قسم کی اس کی تربیت ہوگی۔ اس میں حکمت، مصلحت و نصیحت ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے لیے کہ مسلمان کا بچہ کیوں بگڑتا ہے۔ مسلمان کا بچہ مشرک، بدعتی، سوشلسٹ، کمیونسٹ، لبرل، جمہوریت پسند، خالص دنیادار، سرمایہ دار، ظالم اور جابر بن جاتا ہے

۔ یہ صفحات قبیحہ اس کے اندر کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دل، کان اور آنکھ کا غلط استعمال کرتا ہے۔ گھریلو ماحول بچے کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر گھر کا ماحول دینی ہوگا تو بچے کا رجحان مذہبی ہوگا لیکن اگر گھر کا ماحول لادین اور آزاد ہوگا تو بچے کا بگڑنا لازمی امر ہے، تب، والدین شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے بچے بگڑ رہے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا گھناؤنا کردار بھی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بچے کو مسجد دکھاؤ، سات برس کا ہو جائے تو زبردستی مسجد لے جاؤ، دس برس کا بھی ہو کر اگر نماز نہ پڑھے تو اسے سزا دو'' ۔ ایک اور موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب بچہ بولنے کے قابل ہو جائے تو اسے یہ آیت یاد کراؤ۔ **وقل الحمد اللہ الذی لم یتخذ ولدا ولکم یکن لہ' شریک فی الملک ولم یکن لہ' ولی من الظل وکبرہ' تکبیرا**

حضور اقدس ﷺ نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ''دو چیزوں سے پناہ مانگا کرو، ایک انسان کے شر سے اور شیطان کے شر سے'' ۔ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا انسان میں بھی شر موجود ہے'' ۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں! انسان میں بھی شر موجود ہے، انسان بھی شیطان کے روپ میں اس کا ساتھی ہے'' ۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ کے پاس بہت زیادہ دولت تھی۔ اس ملک کے چوروں نے سوچا کہ کس طرح بادشاہ کی دولت چرائی جائے؟ ایک پرانے چور نے کہا کہ کسی کمزور آدمی کو کسی طریقے سے محل بند ہونے سے قبل اس میں داخل کرادو۔ اس کے اشارے پر نقب لگانا آسان ہو جائے گی۔ وہ مال کی نشاندہی کرے گا۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ مولانا رومی اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انسان کے اندر ایک دشمن نفس اور دوسرا شیطان ہے۔ یہ دونوں مل کر انسان کو برائی کی طرف مائل کردیتے ہیں۔ جب تک اس معاون کو نہیں پکڑو گے۔ اس دشمن سے نہیں بچ سکتے۔ نفس مشقت کو قبول نہیں کرتا۔ نفس اللہ کی رضا پر چلنا قبول نہیں کرتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے جب شیطان، آدمی کو وسوسے ڈالتا ہے تو دل پر بیٹھ جاتا ہے۔ جیسے جیسے مرتبے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ویسے ہی شیطان ان پر مسلط ہوتا ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ حرمین شریفین میں تو شیطان مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے خود موجود ہوتا ہے۔ شیطان وہاں بھی انسان کو وسوسے میں ڈال دیتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی مکرم ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''اگر تم آخرت کی فکر کرلیتے تو تم ہنس نہ سکتے'' ۔ حضور ﷺ کو اتنا بھی گوارا نہیں تھا کہ صحابہ کرامؓ بے مقصد ہنسیں۔ آپ نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بلکہ متبسم رہتے تھے۔

اگر ہم کان آنکھ اور دل کا استعمال ٹھیک نہیں کریں گے تو گمراہی کے قعرِ مذلت میں جا گریں گے۔ اگر ہم ان ذرائع کو جائز استعمال کریں تو ہماری منزل میں کبھی بھی اندھیرا نہیں آئے گا۔ اور روشنی پر چلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہی سے محفوظ فرمائیں اور آخرت کی مسئولیت سے بچالیں، ہمیں معاف فرمادیں۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین